

Episode 03:

ساری عورتیں میت کے گرد بیٹھیں تھیں حورین اور سائمنہ بیگم کا رو کر برا حال تھا فائیکہ سب کچھ دیکھ رہی تھی ساری ذمہ داری اس نے داؤد اور اسکے دوستوں نے سمجھالی تھی اور تعبیر اسے کسی چیز کا ہوش نہ تھا وہ بس بابا کی میت کے کونے کو پکڑ کر بیٹھی بنا آواز کے آنسو بہا رہی تھی

تم میری گڑیا ہو، تم نے سب کو سمجھالنا ہے، میں بہت خوش ہوا تھا جب تم پیدا ہوئی تھی ساری باتیں اسے اپنے کانوں میں گونجتی سنائی دے رہی تھی

"بابا" وہ آنسو بہاتے امید سے بابا کو پکارتی ہے مگر جواب نہیں آتا اور امید پھر سے ٹوٹ جاتی ہے

تعبیر

داؤد تعبیر کو آواز دیتا ہے وہ اٹھ کر اسکے پاس جاتی ہے

خوشخبری راکٹرز متوجہ ہوں

ہر لکھاری کا خواب ہوتا ہے کہ اس کی تحریر کتابی صورت میں بھی شائع ہو اور انکی کتاب بک شیف کی زینت بنے۔ آپ بھی ایک لکھاری ہیں اور اپنی تحریر کو کتابی شکل میں لانا چاہتے ہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ ہم آپ کی تحریر کو بہت کم ٹائم اور بہت مناسب قیمت میں آپ کی خواہش کے مطابق بہت عمدہ اور معیاری کوالٹی میں کتابی صورت میں شائع کرنے میں آپ کی مدد کریں گے۔ مزید معلومات کے لئے نیچے دئے گئے ایڈریس پر ابھی رابطہ کریں۔

Prime Urdu Novels Publications

Whatsapp : 03335586927

Email : aatish2kx@gmail.com

اور خالی خالی نظروں سے اسے دیکھتی ہے داؤد اسے گلے لگاتا ہے وہ دونوں بس رونے لگتے ہیں

کچھ لمحے ایسے ہی گزرتے ہیں داؤد اسے خود سے الگ کرتا ہے

"تم سب سے بڑی ہو تم ہی ٹوٹ جاؤ گی تو ماما اور حورین کو کون سمجھالے گا فائیکہ سارا کام دیکھ رہی ہے ہمت کرو"

"میری ہمت تو بابا تھے داؤد جس نے بھی میرے بابا کو مارا ہے میں اس سے بدلہ لوں گی"

پولیس انویسٹیگیشن کر رہی ہے تم سب انتظام وغیرہ دیکھو..

داؤد قبرستان کا کچھ کام دیکھنا ہے عیسیٰ آکر داؤد کو بتاتا ہے

"اسلام و علیکم" تعبیر کو کھڑا دیکھ کر وہ سلام کرتا ہے

وہ سلام کا جواب دے کر وہاں سے چلی جاتی ہے

عیسیٰ سوائل اور داؤد بہت پرانے دوست ہیں گھر میں بھی انکا آنا جانا لگا رہتا تھا

اندھیرے میں ڈوبے کمرے میں ایک آدمی کا سایہ دکھائی دیتا ہے جو فون پر بات کر رہا ہے

سرمار دیا اسکے باپ کو ہو گیا کام آپکا

دیکھیں وہ پرسکیوٹر ہے میں کہیں بھی پھسا تو آپکا سارا راز فاش کر دوں گا۔

مجھے اب میرے پیسے چاہیے اور وہ فون کاٹ دیتا ہے

برہان گاڑی میں بیٹھا سگریٹ کے کش لگا رہا تھا بھائی کتنی دیر ہے پہنچنے میں؟ مریم پریشانی میں پوچھتی ہے

بس آدھے گھنٹے میں پہنچ جائیں گے

مریم آنکھیں بند کر کے بابا کا ہاتھ پکڑ کر کھڑکی سے سر لگا لیتی ہے کیا وہ مجھے بھول گیا ہو گا؟ یکدم سوال ذہن میں پیدا ہوتا ہے وہ آنکھیں کھول لیتی ہے اور لمبا سانس لے کر ندیم صاحب کی طرف متوجہ ہوتی ہے بابا آپکی طبیعت ٹھیک ہے نا

جانے والے چلے جاتے ہیں بابا کیوں خود کو ہلکان کر رہے ہے برہان انھیں سمجھانے والے انداز میں باتا ہے

"وہ میرا بھائی تھا میں بچپن میں اس کے کندھے پہ چڑھ کر گھومتا تھا کھیلا کرتا تھا

وقت کتنا ظالم ہوتا ہے نا آپسے وہ سب چھین لیتا ہے جن سے آپ محبت کرو" وہ اداسی کے عالم میں بول رہے تھے میں نے سوچ لیا ہے اب "ہم ان کے پاس رہیں گے لاہور نہیں جائیں گے"

اس بات پر مریم اور برہان دونوں چونک کر انھیں دیکھتے ہیں

بابا یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں آپ خود یہ فیصلہ کیسے کر سکتے ہیں"

میں فیصلہ کر چکا ہوں جسے ساتھ نہیں رہنا وہ جاسکتا ہے واپس "ندیم صاحب غصے میں دبا دبا بولتے ہیں

برہان کچھ نہیں بولتا کیوں کہ وہ جانتا ہے بابا کو صامہ پہنچا ہے اور اس وقت کوئی بھی بات کرنا فضول ہے وہ خاموشی سے ماتھے پر بل لیے اپنی براؤن شرٹ کے آستین اوپر چڑھاتا ہے اور موبائل آن کر کے اس میں کچھ ٹائپ کرنے لگتا ہے

مریم چپ چاپ کھڑکی کے باہر دیکھنے لگتی ہے درخت تیز رفتار میں بس گزرتے جا رہے تھے اور منظر تبدیل ہو رہا تھا بالکل ویسے ہی جیسے وقت گزرتا ہے اور سارے منظر بدل دیتا ہے۔۔۔۔۔

تعبیر سائمنہ بیگم کے پاس بیٹھی انہیں حوصلہ دے رہی تھی ٹوٹی تو وہ خود بھی ہوئی تھی مگر اسے سمجھالنا تھا۔۔۔

تعبیر "فائیکہ کی آواز پر وہ اسے مڑ کر دیکھتی ہے رونے کی باعث اس کی آنکھیں سرخ ہو چکی تھی

" بات کرنی ہے کچھ " فائیکہ اسے اپنے پاس آنے کا اشارہ کرتی ہے

تعبیر اور فائیکہ اک دوسرے کو دیکھتے ہیں اور تعبیر اس کے گلے لگ کر بچوں کی طرح رو دیتی ہے فائیکہ اس کے آنسو صاف کرتی اسے اپنے سامنے کرتی ہے

" لاریب آئی ہے " تعبیر فائیکہ کی اس بات پر اسے بغور دیکھتی ہے

25 سال کی لڑکی سیاہ عبا ئے گورا رنگ خوبصورت نقوش کی مالک سیاہ آنکھوں والی لڑکی تعبیر کے سامنے آکر کھڑی ہوتی ہے

تعبیر کوئی تاثرات ظاہر نہیں کرتی بس اسے دیکھتی ہے اور وہاں سے چلی جاتی ہے

فائیکہ ' لاریب سوالیہ نظروں سے شرمندہ ہو کر اسے دیکھتی ہے

"معافی مانگو شاید معاف کر دے" مگر ابھی نہیں اسکا غم بہت بڑا ہے اسکے والد کا انتقال ہوا ہے اور تم لوٹی بھی تو دیکھو اس دن-----

میں انکل کا چہرہ دیکھ سکتی ہوں پلیز وہ التجا کرتی ہے

ہممم یہ پوچھنے کی بات نہیں وہ تمہیں اپنی بیٹی کہتے تھے-----

باہر ندیم صاحب برہان اور مریم گاڑی سے باہر نکلتے ہیں ندیم صاحب سب رشتہ داروں سے باری باری ملتے ہیں برہان بھی سپاٹ چہرے کے ساتھ سب سے ملتا ہے

مریم چپ چاپ اندر کی جانب بڑھ جاتی ہے

"ارے مریم بہت پیاری لگ رہی ہو تم تو تم بھی پیاری ہو کیا؟ اک انگلی مریم کی ناک کو چھو کر پیچھے ہو جاتی ہے جس پر وہ کھکھلا کر ہنستی ہے----- گجرے تو مریم کے ہاتھ پر سجتے ہیں----

ان خیالات میں غم اسکے پاؤں سے کچھ ٹکراتا ہے وہ گرنے لگتی ہے تو کوئی اسکا بازو پکڑے اسے گرنے سے بچاتا ہے۔۔۔

دیہان سے چلو نہ

سوائل کی آواز اسکے کانوں میں پڑتی ہے۔۔۔۔۔

یکدم وہ چہرے سوائل کی جانب کیے اسکی طرف دیکھتی ہے

بڑی ڈارک براؤن آنکھیں سوائل کی گولڈن آنکھوں سے ملتی ہیں "

وقت تھم گیا۔۔۔

مریم کو اپنا دل کانوں میں بجتا محسوس ہوتا ہے۔۔

کچھ لمحے ایسے ہی گزرتے ہیں سوائل اک دم اس کی بازو چھوڑتا ہے وہ بھی ہوش میں آتی ہے اور اپنا ڈوپٹہ سر پر ٹھیک کرتی ہے

دیہان سے لڑکی ہر بار میں تمہیں سمجھانے کے لیے موجود نہیں ہوں گا۔ وہ اپنی انگلی اس کی ناک پر چھڑنے والے انداز میں لگا کر پیچھے کرتا ہے

حورین کا دل پھر سے زور سے دھڑکتا ہے "اسلام و علیکم" وہ اسے نظریں چراتی سلام کرتی ہے

"بہت افسوس ہوا انکل کے انتقال کا " سوائل اس کی طرف دیکھتا ہوا ادب سے جواب دیتا ہے

"جی مجھے بھی " اور وہ. خاموشی سے اندر کی جانب بڑھ جاتی ہے

"دید جن کے دیدار کو ترستے رہے

وہ روبرو آئے تو ادب نے دستک دے دی "

آنکھیں بند کر کے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کرتی ہے

"یہ کیسا عالم ہے مولا آنکھیں ترس رہی تھی جسے دیکھنے کے لیے وہ سامنے آیا تو دیکھا بھی نہیں گیا "

اندر سب سے مل کر وہ حورین کو سمجھاتی ہے جو لگاتار روئے جا رہی تھی

جنازے کے بعد :

سارے جا چکے تھے چند رشتے دار اور گھر والے موجود سائمنہ بیگم اور حورین کو حوصلہ دے رہے ہوتے ہیں

مگر تعبیر لاؤنج کے دروازے میں زمین پر بیٹھی خالی نظروں سے آسمان کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

اللہ تعالیٰ میرے بابا۔۔۔ آنسو کا جھرنا پھر سے بہہ جاتا ہے۔۔۔۔

عیسیٰ کال پر بات کر رہا ہوتا ہے اور یکدم نظر چاند کی روشنی میں چمکتی اس پائل پر جاتی ہے

وہ آگے بڑھ کر اسکا چہرہ دیکھنے لگتا ہے کہ داؤد آکر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہے

"کیا ہوا خیریت ہے؟"

"ہاں وہ میں ابو سے پوچھ رہا تھا کہ گھر خیریت سے پہنچ گئے"

"داؤد یار تو اکیلا نہیں ہے میں سوائل ہم تمہارے ساتھ ہیں

تو دوست تھوری ہے تو تو بھائی ہے میرا اور بھائی کہ ہوتے ہوئے کیوں پریشان ہو رہا ہے۔

اور ویسے بھی انکل کا میں لاڈلہ تھا تو پریشان نہ ہو تیری پریشانی میری پریشانی ہے "

عیسیٰ داود کو محبت سے گلے لگاتا ہے۔۔۔ چل اب جا کے آنٹی کو دیکھ انکی طبیعت ٹھیک نہیں

ہے۔۔۔

داؤد اسکے دوبارہ گلے لگتا ہے اور رونے لگتا ہے

ہمت کر بھائی۔۔ ہم ہیں نا تو بے فکر رہ بس

داؤد کے جانے کے بعد عیسیٰ کی نظر ان اوں کو ڈھونڈتی ہے مگر وہ وہاں پر اب موجود نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

ایک ہفتے بعد :

عیسیٰ عمران اور ایمن بیگم ساتھ بیٹھے باتیں کر رہے تھے تب ہی عیسیٰ بتاتا ہے
"امی میں نے ریٹورنٹ والی جاب سے ریزائن دے دیا ہے"

پھر اب کیا کرو گے بیٹا

مل جائے گی کوئی اور جاب آپ ٹینشن نہ لیں

اچھا بیٹا سائمنہ بیگم کی طبیعت کیسی ہے؟ اور ان کی بیٹیوں کا کیا حال ہے

ٹھیک ہے سب اللہ کا شکر ہے آپ دعا کیجیے گا ان کے لیے۔۔

ہمم اللہ انھیں ہمت دے آمین

بیٹا باپ کا سایہ سر پر ہونا بہت بڑی نعمت ہے اس دنیا کا بوجھ ہلکا لگتا ہے کیونکہ باپ وہ بوجھ اپنے کندھوں پر سمجھالے ہوئے ہوتا ہے بچے باپ کا ہاتھ پکڑ کر کہیں بھی آرام سے پہنچ جاتے ہیں کیونکہ پتا ہوتا ہے اگر ہم نہ بھی چڑھ پائیں تو بیمارے بابا ہمیں ویاں تک پہنچا دیں گے۔۔۔

"بالکل "

تم جاؤ گے تو مجھے بھی لے جانا ساتھ

ٹھیک ہے میں آپکو لے جاؤں گا

اتنے میں جہانگیر صاحب عیسیٰ کے ساتھ آکر بیٹھ جاتے ہیں

"تمہاری جاب کا کچھ بنا؟"

"نہیں بابا میں دیکھ رہا ہوں انشاء اللہ مل جائے گی"

اور پڑھائی؟

جی بابا وہ بھی ٹھیک جارہی ہے

(جہانگیر صاحب ہمیشہ سے ہی سخت مزاج کے مالک ہیں مگر دل کے اتنے ہی نرم)

اگریم کی تیاری میں کوئی "مسئلہ آ رہا ہے تو بتاؤ"

"نہیں نہیں بابا بالکل ٹھیک جارہی ہے آپ بے فکر رہیں"

اور میں آج بھی دونوں کو یہی سیکھاؤں گا

"عمران اور عیسیٰ کبھی کسی کا دل نہیں دکھاتے اگر غلطی سے ایسا ہو جائے تو اس سے معافی مانگ لو کیونکہ اللہ تب تک معاف نہیں کرتا جب تک بندہ معاف نہ کر دے اور کسی کا دل دکھا کر انسان خود سکھی نہیں رہ پاتا"

جہانگیر صاحب نے سنجیدہ انداز میں سمجھاتے ہوئے کہا

اور عیسیٰ تم اس بات کا خاص خیال رکھنا۔

"جی بابا"

تعبیر کمرے میں ٹیبل کے گرد بیٹھی کاغذات دیکھ رہی تھی

تب ہی ان نان نمبر سے کال آتی ہے وہ اسے اٹھا لیتی ہے

دوڑے جانب سے ایک مردانہ آواز گونجتی ہے

"میں نے کہا تھا انجام برا ہو گا "

کون ہو تم؟ ہمت ہے تو سامنے آؤ "

" زبان کو لگام دو کہیں اور نقصان نہ بھرنا پڑ جائے "

تم جو بھی ہو تمہارا تو پتہ میں لگا لوں گی (وہ دبے غصے میں گراتی ہے) مگر اگلی جانب سے
فون کٹ جاتا ہے

وہ فون کو بیڈ پر پھینک کر

کمرے میں ادھر ادھر ٹھہلنے لگتی ہے

اس وقت تعبیر نے گلانی رنگ کا پلین فراک پہن رکھا تھا اور بالوں کا جوڑا بنا ہوا تھا جس کی
ایک لٹ گال کو چھو رہی تھی

شدید غصے میں ٹھہلتی وہ موبائل اٹھا کر داؤد کو فون ملاتی ہے

پہلی رنگ پر ہی وہ کال اٹھالتا ہے

"داؤد ایک نمبر بھیج رہی ہو ٹریک کرو اسے اور مجھے جلد از جلد اپڈیٹ کرو"

اور وہ کال لاٹ دیتی ہے

5 منٹ بعد موبائل پر نوٹیفیکیشن آتا ہے اور جلدی جلدی کھول کر دیکھتی ہے تو وہاں ٹیکٹ تحریر ہوتا ہے

"نمبر بند جا رہا ہے"

وہ زمین پر بیٹھتی چلی جاتی ہے اور سنہیری آنکھوں سے آنسو کا جھرنا بہہ جاتا ہے۔۔۔

دروازے کا لاک کھلتا ہے اور فائیکہ اندر داخل ہوتی ہے فروزی ٹراؤزر اور قمیض میں ملبوس سر پر ڈوپٹہ اوڑھے تعبیر کے پاس زمین پر آکر بیٹھ جاتی ہے

اور فائیکہ ااکے کندھے پر سر رکھ کر رونے لگتی ہے

فائیکہ کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہوتے ہیں وہ تعبیر کے آنسو صاف کر کے اسکا ہاتھ تھامتی ہے

آنٹی اور حورین سے مل کر آرہی ہوں آنٹی کی طبیعت نہیں ٹھیک ہے اور اب تو حورین بھی
چپ رہتی ہے اور تم کمرے سے باہر نہیں نکلتی شکر ہے مریم کراچی واپس نہیں گئی اس نے
ساری زما داریاں اٹھائی ہوئی ہے

انکل کی بہادر بیٹی ہو تم تعبیر ایسے ہمت ہارو گی؟

تعبیر نفی میں سر ہلاتی ہے

تو ہمت کرو تم پرو سکیوٹر ہو تمہیں انکل کی موت کا بدلہ لینا ہے

تعبیر کوئی جواب نہیں دیتی اور اسکے گلے لگ کر پھر سے رونے لگتی ہے "میرے بابا فائیکہ

انکا کیا قصور تھا "وہ روتے روتے بولتی ہے

ہم۔ مل کر انکا بدلہ لیں گے

ہم کل پولیس اسٹیشن جائیں گے انویسٹگیشن کے لیے

وہ ہاں میں سر ہلاتی کھڑی ہوتی ہے

" کبھی کبھی زندگی اتنی بے رحمی سے تماچہ منہ پہ دے کر مارتی ہے سارا بچپنا اور ساری غلط فہمیاں نہ کہ بس دور ہو جاتی ہیں بلکہ سارا کچھ سمجھ بھی آنے لگتا ہے " وہ تلخ مسکراہٹ کے ساتھ بے رحمی سے آنسو صاف کرتی کاغذات سمیٹنے لگتی ہے

